[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 9.S.C.R
از عدالت عظمی

چیف جنرل مینیجر ٹیلی کام کیرالہ سرکل ٹرائیوینڈرم اور دیگر

بنام

جی رینوکا اور دیگر

2 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس]

ملازمت قانون – ترقی – درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل – مطلوبہ معیار حاصل کرنے میں ناکامی – مناسبیت کا جائزہ لینے کے لیے حکومت کا اختیار – سرکاری سرکلر نمبر ڈی جی پی اور ٹی نمبر 26/27/81 (ایس اے این – آئی)، تاریخ 4.5.81 – جونیئر ٹیلی کام افسران کی بھرتی – ترقی کے لیے منعقدہ امتحانات – ایس سی/ایس ٹی سے تعلق رکھنے والے امیدوار مطلوبہ معیار کو حاصل نہیں کر رہے ہیں – اس کے بعد ان کا انتخاب کرنے والی جائزہ کمیٹی تشکیل دی گئی – عام زمرے سے تعلق رکھنے والے جواب دہندگان نے زیادہ نمبر حاصل کر لیے ہیں – انہوں نے ترقی کی کارروائی کو چیلنج کیا – ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ حکومت مستقبل میں بھرتی کے لیے خالی آسامیوں کو آگے بڑھا سکتی ہے، لیکن انتخاب کا جائزہ نہیں لے سکتی اور تقرری نہیں کر سکتی – اپیل عدالت عظمیٰ کے سامنے – منعقد جائزہ کمیٹی کی تشکیل درست تھی – اس نے امتحان میں پچھلے ریکارڈ اور کارکردگی پر غور کر کے ایس سی/ایس ٹی امیدواروں کی موزونیت پر غور کیا اور انہیں نمبروں میں نرمی دی اور گریس مارکس سے نوازا – اس بنیاد پر، وہ اہل ہو گئے – یہ ان کی مجموعی خفیہ رپورٹوں اور امتحان میں ان کی کارکردگی پر غور کرنے پر کیا گیا تھا – لہذا، حکومت انتخاب کا جائزہ لینے کے اپنے اختیار میں تھی – خالی آسامیوں کو آگے بڑھانے کی ضرورت صرف ان صورتوں میں پیدا ہو گی جہاں جائزہ کمیٹی غور کرتی ہے اور انہیں تین بھرتی سالوں کے لیے اہل نہیں سمجھتی ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1996: کی دیوانی اپیل نمبر 16873۔

سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، ایرنا کولم کیرالہ کے 1996 کے او۔اے نمبر 157 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے این این گوسوامی، قاسم قادری اور سی وی ایس راؤ

جواب دہندگان کے لیے کے ایم کے نائر

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل سنٹرل ایڈمنسٹریشن ٹریبونل، ایرناکولم بنچ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 8 مارچ 1996 کو او اے نمبر157 / 96 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ پوزیشن یہ ہے کہ جونیئر ٹیلی کام آفیسرز کی بھرتی کے لیے ترقی کے ذریعے بھرتی کے معاملے میں 15 فیصد آسامیاں مخصوص کی گئی ہیں۔اس کوٹے کے تحت دستیاب 54 عہدوں میں سے 43 آسامیاں عام امیدواروں کے لیے، 9 آسامیاں درج فہرست ذاتوں کے لیے اور 4 آسامیاں درج فہرست قبائل کے لیے مخصوص تھیں۔ترقی کے لیے منعقد کیے گئے مذکورہ مسابقتی امتحانات کا نتیجہ 3 فروری 1995 کو اعلان کیا گیا۔درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے کچھ امیدوار ترقی کے لیے نمبر حاصل کرنے میں مطلوبہ معیار تک نہیں پہنچے۔اس لیے وہ ترقی کے ذریعے تقرری کے اہل نہیں تھے۔اس کے بعد، ایک جائزہ کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے امیدواروں کی خوبیوں کا جائزہ لیا اور ان کا انتخاب 23 جون 1995 کی کارروائی کے ذریعے کیا گیا اور تقرریاں کی گئیں۔جواب دہندگان نے اپنی ترقی کو اس بنیاد پر چیلنج کیا ہے کہ حکومت اس طرح کے اختیارات سے محروم ہے۔ان دلیل کو قبول کرتے ہوئے ٹریبونل نے فیصلہ دیا ہے کہ حکومت مستقبل میں بھرتی کے لیے خالی آسامیوں کو آگے بڑھا سکتی ہے، لیکن انتخاب کا جائزہ نہیں لے سکتی اور تقرری نہیں کر سکتی۔سوال یہ ہے کہ کیا ٹریبونل کا نظریہ قانونی طور پر درست ہے؟

اپیل گزاروں کے سینئر وکیل، شری گوسوامی قابل اس دلیل کی حمایت میں کہ ٹریبونل کا نظریہ درست نہیں ہے، حکومت کی ہدایات پر انحصار کیا کہ سرکلر نمبر ڈی جی پی اور ٹی نمبر26 /27 / 81(ایس اے این–1)، مورخہ آئی ڈی 1 میں شامل ترقی میں مخصوص خالی آسامیوں کو داخل کر قابل کے طریقہ کار کے بارے میں۔ پیراگراف 11.1 درج ذیل ہے :

"امتحانات میں جہاں درج فہرست ذاتوں/ درج فہرست قبائل کے امیدواروں کی مطلوبہ تعداد نے عمومی اہلیت کے معیارات حاصل نہیں کیے ہیں، ناکام درج فہرست ذاتوں/ درج فہرست قبائل کے امیدواروں کے معاملے کا جائزہ خفیہ رپورٹ، امتحان میں مجموعی کارکردگی وغیرہ کی بنیاد پر سینئر افسران کی کمیٹی کے ذریعے لیا جانا چاہیے، تاکہ ان کی موزونیت/ نامناسب ہونے کا اندازہ لگایا جا سکے۔

اس کا مطالعہ اس بات کی نشاندہی کرے گا کہ ایسے امتحانات میں جہاں درج فہرست ذاتوں/ درج فہرست قبائل کے امیدواروں کی مطلوبہ تعداد نے عمومی اہلیت کے معیارات حاصل نہیں کیے ہیں، ان کے معاملات کا جائزہ خفیہ رپورٹ، امتحان میں مجموعی کارکردگی وغیرہ کی بنیاد پر فاضل افسران کی کمیٹی کے ذریعے کیا جانا چاہیے تاکہ ان کی موزونیت/ نامناسب ہونے کا اندازہ لگایا جا سکے۔اس معاملے میں محکمہ کے تین سینئر افسران کی کمیٹی مقرر کی گئی۔اس نے امتحان میں پچھلے ریکارڈ اور کارکردگی پر غور کر کے ان کی موزونیت پر غور کیا تھا اور انہیں نمبروں میں نرمی دی تھی اور گریس مارکس سے نوازا تھا۔اس بنیاد پر وہ اہل بن گئے۔یہ ان کی مجموعی خفیہ رپورٹوں اور امتحان میں ان کی کارکردگی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا تھا۔ان حالات میں، حکومت انتخاب کا جائزہ لینے اور درج فہرست ذاتوں/ درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کو ترقی کے اہل قرار دینے کے اپنے اختیار میں تھی۔نتیجتاً انہیں مقرر کیا گیا۔خالی آسامیوں کو آگے

بڑھانے کی ضرورت صرف ان صورتوں میں پیدا ہوگی جہاں جائزہ کمیٹی غور کرتی ہے اور انہیں تین بھرتی سالوں کے لیے اہل نہیں سمجھتی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ عام امیدواروں کے طور پر جواب دہندگان نے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے مقابلے میں زیادہ نمبر حاصل کیے۔لیکن یہ مخصوص زمروں کے معاملات پر غور کرنے کا صحیح طریقہ نہیں ہے۔ان حالات میں حکومت کے لیے یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ خالی آسامیوں کو آگے بڑھائے اور خالی آسامیوں کو عام امیدواروں سے بھرے۔

اپیل کی اجازت اسی کے مطابق ہے،لیکن حالات میں،بغیر کسی اخراجات کے۔

ٹی۔این۔اے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document